ابن سلول ومن كان يعبد الأوثان
من الأوس والخزرج ، ورسول الله
صلى الله عليه وسلم يومئذ بالمدينة
قبل وقعة بدر، يقولون إنكم آويتم
صاحبنا، وأنكم أكثر أهل المدينة
عددا ، وانا نقسم بالله لتقتلنه أو لتخرجنه
أو لنستعين عليكم العرب، ثم لنسيرن إليكم
بأجمعنا حتى نقتل مقاتلتكم ، ونستبيح نساءكم
فلما بلغ ذلك ابن أبي ومن معه من عبدة
الاوثان تراسلوا، فاجتمعوا، وأرسلوا
واجمعوا القتال النبي صلى الله عليه وسلم
وأصحابه ، فلما بلغ ذلك النبي صلى الله
عليه وسلم ، فلقيهم في جماعة ، فقال لقد
بلغ وعيد قريش منكم المبالغ ، ما كانت
لتكيدكم بأكثر مما تريدون أن تكيدوا
به أنفسكم ، فأنتم هؤلاء تريدون أن
تقتلوا أبناءكم واخوانكم، فلما سمعوا ذلك
من النبي صلى الله عليه وسلم تفرقوا،
فبلغ ذلك كفار قريش، وكانت وقعة بدر
فكتبت كفار قريش بعد وقعة بدر
إلى اليهود ، أنكم أهل الحلقة والحصون

اور قبیلۂ اوس وخزرج کے بت پرستوں کے پاس
لکھا، یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے آچکے تھے اور غزوۂ بدر
پیش نہیں آیا تھا، کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھ
والے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ
دی ہے اور مدینے کے باشندوں میں سب سے
زیادہ تعداد تمھاری ہی ہے۔ ہم اللہ کی قسم کھاکر
کہتے ہیں کہ تم ضرور بالضرور ان سے جنگ کرو
یا انھیں نکال باہر کرو، ورنہ ہم تمھارے خلاف
تمام عرب کو مدد کے لیے بلالائیں گے۔ پھر ہم
سب تمھاری طرف چل پڑیں گے، تاآنکہ تمھارے
جوانوں کو قتل کرڈالیں گے اور تمھاری عورتوں
کو مالِ غنیمت بنالیں گے۔ جب یہ پیغام ابن اُبی
اور اس کے بُت پرست ساتھیوں کو پہنچا، تو
انھوں نے خط وکتابت کی، جمع ہوئے،
کہلا بھیجا اور طے کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کے صحابہؓ سے جنگ کریں گے۔ جب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی
تو آپؐ صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ ان لوگوں
سے ملے اور فرمایا کہ تمھارے تعلق سے قریش
کی دھمکیاں کافی آگے بڑھ چکی ہیں۔ وہ اس سے

أو انكم لتقاتلن صاحبنا أو لنفعلن كذا وكذا، ولا يحول بيننا وبين خدم نسائكم شيء، وهو الخلاخل. فلما بلغ كتابهم اليهود أجمعت بنو النضير على الغدر فأرسلت إلى النبي صلى الله عليه وسلم: أخرج إلينا في ثلاثين رجلا من أصحابك ولنخرج في ثلاثين رجلا حبرا، حتى نلتقي في مكان كذا، نصف بيننا وبينكم فيسمعوا منك، فإن صدقوك وآمنوا بك، آمنا كلنا. فخرج النبي صلى الله عليه وسلم من أصحابه، وخرج إليه ثلاثون حبرا من يهود، حتى إذا برزوا في براز من الارض، قال بعض اليهود لبعض: كيف تخلصون إليه، ومعه ثلاثون رجلا من أصحابه كلهم يحب أن يموت قبله، فأرسلوا إليه: كيف تفهم ونفهم ونحن ستون رجلا؟ اخرج في ثلاثة من أصحابك، ويخرج إليك ثلاثة من علمائنا، فليسمعوا منك فإن آمنوا بك آمنا كلنا، وصدقناك. فخرج النبي صلى الله عليه وسلم في ثلاثة

زیادہ تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ جتنا کہ تم خود اپنے کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہو۔ تم لوگ اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو خود اپنے ہاتھوں سے قتل کرنا چاہتے ہو۔ جب ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ باتیں سنیں تو ان کا مجمع منتشر ہو گیا۔ ان باتوں کی اطلاع کفار قریش کو بھی ہوئی۔ پھر بدر کا واقعہ پیش آیا۔ کفار قریش نے واقعۂ بدر کے بعد یہود کو پھر لکھا کہ تم لوگوں کے پاس اسلحۂ جنگ بھی ہے اور قلعے بھی ہیں۔ اب یا تو ہمارے ساتھ والے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ کرو ورنہ ہم تمھارے ساتھ ایسا ایسا معاملہ کریں گے۔ اور ہمارے اور تمھاری عورتوں کے پازیب کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو سکے گی۔ جب ان لوگوں کا خط یہود کے پاس پہنچا تو انھوں نے طے کر لیا کہ وہ آپؐ کے ساتھ بدعہدی کر کے رہیں گے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا کہ آپؐ اپنے تیس صحابہؓ کے ساتھ ہماری طرف تشریف لائیں، ہم بھی اپنے تیس عالموں کے ساتھ آئیں گے۔ اور فلاں جگہ جو جانبین سے بیچوں بیچ

نفر من أصحابه، واشتملوا على الخناجر
وأرادوا الفتك برسول الله صلى الله
عليه وسلم، فأرسلت امرأة ناصحة
من بني النضير إلى بني أخيها، وهو
رجل مسلم من الأنصار، فأخبرته
خبر ما أرادت بنو النضير من الغدر
برسول الله صلى الله عليه وسلم، فأقبل أخوها
سريعًا حتى أدرك النبي صلى الله عليه وسلم
فساره بخبرهم قبل أن يصل النبي صلى الله
عليه وسلم إليهم، فرجع النبي صلى الله عليه
وسلم، فلما كان من الغد غدا عليهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم بالكتائب، فحاصرهم
وقال لهم: إنكم لا تأمنون عندي إلا
بعهد تعاهدوني عليه، فأبوا أن يعطوه
عهدا، فقاتلهم يومهم ذلك هو والمسلمون
ثم غدا الغد على بني قريظة بالخيل
والكتائب، وترك بني النضير، ودعاهم
إلى أن يعاهدوه، فعاهدوه، فانصرف
عنهم، وغدا إلى بني النضير بالكتائب،
فقاتلهم حتى نزلوا على الجلاء، على أن
لهم ما أقلت الإبل إلا الحلقة، والحلقة

واقع ہے جمع ہوں گے۔ سب آپؐ کی باتیں سنیں گے
پس اگر ان لوگوں نے آپؐ کی تصدیق کر دی اور
آپؐ پر ایمان لائے تو ہم سب ایمان لائیں گے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ
نکلے اور وہ لوگ بھی تیس یہودی علماء کے ساتھ
نکلے۔ تاآنکہ جب وہ ایک کشادہ قطعۂ زمین میں
پہنچے تو بعض یہود نے بعض سے کہا: تم لوگ
اُن تک (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک)
بچ کر کیسے پہنچ سکو گے؟ جب اُن کے ساتھیوں
میں تیس آدمی ساتھ موجود ہیں جن میں کا ہر ایک
اُن سے پہلے جان دے دینا پسند کرتا ہے۔ اس
لیے انھوں نے دوبارہ آپؐ کے پاس کہلا بھیجا
کہ ساٹھ آدمیوں کے ہجوم میں آپؐ کیا سمجھائیں گے
اور ہم کیا سمجھیں گے؟ آپؐ تین صحابہؓ کے ساتھ
تشریف لائیں، ہم بھی اپنے تین عالموں کو لے کر
آئیں گے۔ وہ آپؐ کی باتیں سنیں گے۔ اگر وہ
آپؐ پر ایمان لاتے تو ہم بھی آپؐ پر ایمان لائیں گے
اور آپؐ کی تصدیق کریں گے۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے تین صحابہؓ کے ساتھ نکل پڑے۔
یہود نے اپنے پاؤں کے نیچے خنجر چھپا لیے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکے سے

السلاح فجلت بنو النضیر، واحتملوا ما أقلت الإبل من امتعتهم، والباب بیوتهم وخشبها، فکانوا یخربون بیوتهم فیهدمونها، فیحملون ما وافقهم من خشبها۔؎

قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ بنو نضیر کی ایک خیر خواہ عورت نے اپنے بھتیجے، جو انصار میں سے تھے اور مسلمان تھے، کو بلا بھیجا اور بنو نضیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس بد عہدی کا ارادہ کیا تھا، اس کی اطلاع کر دی۔ اس عورت کا بھائی تیزی کے ساتھ بڑھا، تا آنکہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پا لیا اور قبل اس کے کہ آپؐ بنو نضیر تک پہنچیں، چپکے چپکے آپؐ کو ان کی ساری بات بتا دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے آئے اور اگلے دن لشکر لے کر اُن پر حملہ آور ہوئے۔ ان کا محاصرہ کیا اور اُن سے فرمایا کہ جب تک تم لوگ کوئی معاہدہ نہیں کرتے، تم کو امان نہیں مل سکتی۔ ان لوگوں نے معاہدے سے انکار کیا لہٰذا آپؐ نے مسلمانوں کے ساتھ ان سے جنگ کی۔ اگلے دن آپؐ نے لاؤ لشکر کے ساتھ بنو قریظہ پر دھاوا بولا اور بنو نضیر کو چھوڑ دیا اور بنو قریظہ کو معاہدے کی دعوت دی۔ ان لوگوں نے معاہدہ کیا لہٰذا آپؐ اُدھر سے پلٹ آئے اور پھر لشکر کے

؎ عبد الرزاق بن ہمام، المصنف، تحقیق مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی، المجلس العلمی، طبع اول ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء، ۵/۳۶۰ - ۳۵۸

ساتھ بنو نضیر کی طرف بڑھے۔ ان سے جنگ کی
یہاں تک کہ ان لوگوں نے جلا وطنی پر صلح کر لی
اور اس پر کہ بجز ہتھیاروں کے جو کچھ وہ
اونٹوں پر لاد سکیں گے، لے جائیں گے۔
چنانچہ بنو نضیر جو کچھ اونٹوں پر بار کر سکتے تھے
اٹھا لے گئے۔ مثلاً: گھریلو ساز و سامان، گھروں
کے دروازے اور چھت کی کڑیاں۔ اس موقع
پر وہ اپنے گھروں کو خود ہی اجاڑ رہے تھے،
گرا رہے تھے۔ اُس کی لکڑیاں جو اچھی معلوم
ہو رہی تھیں، لاد کر لے جا رہے تھے۔

اس روایت کی تخریج امام ابوداؤد[1] (ف ۲۷۵ھ) نے بھی "سنن أبی داؤد" میں قدرے اختصار کے ساتھ کی ہے۔ لکھتے ہیں:

حدثنا محمد[2] بن داؤد بن سفیان نا عبد الرزاق نا معمر عن عبد[3] الرحمٰن بن کعب بن مالك عن رجل من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن کفار قریش کتبوا إلی ابن أبی ومن کان معہ یعبد الأوثان من الأوس

محمد بن داؤد بن سفیان کہتے ہیں کہ ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے معمر نے بیان کیا کہ عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ کفار قریش

---

[1] (أبو داؤد) "الامام، الثبت، سید الحفاظ" تذکرۃ الحفاظ ۲/۵۹۱

[2] (محمد بن داؤد) "ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال مستقیم الحدیث" التہذیب ۹/۱۵۳۔

[3] (عبد الرحمٰن بن کعب) "ثقۃ من کبار التابعین" التقریب ص ۱۲۵

والخزرج، ورسول الله صلى الله عليه وسلم
يومئذ بالمدينة قبل وقعة بدر، إنكم
آويتم صاحبنا، إنا نقسم بالله لتقاتلنه
أو لتخرجنه أو لنسيرن إليكم بأجمعنا،
حتى نقتل مقاتلتكم، ونستبيح نساءكم،
فلما بلغ ذلك عبد الله بن أبي، ومن كان
معه من عبدة الأوثان، اجتمعوا لقتال
النبي صلى الله عليه وسلم، فلما بلغ ذلك
النبي صلى الله عليه وسلم لقيهم، فقال لقد
بلغ وعيد قريش منكم المبالغ، ما كانت
تكيدكم بأكثر مما تريدون أن تكيدوا به
أنفسكم، تريدون أن تقاتلوا أبناءكم
وإخوانكم؟ فلما سمعوا ذلك من النبي
صلى الله عليه وسلم تفرقوا، فبلغ ذلك كفار
قريش، فكتبت كفار قريش بعد وقعة
بدر إلى اليهود، إنكم أهل الحلقة
والحصون، وإنكم لتقاتلن صاحبنا
أو لنفعلن كذا وكذا، ولا يحول بيننا
وبين خدم نسائكم شيء۔ وهي الخلاخيل۔
فلما بلغ كتابهم النبي صلى الله عليه وسلم
اجمعت بنو النضير بالغدر، فارسلوا

نے عبداللہ بن اُبی اور قبیلہ اوس و خزرج سے
تعلق رکھنے والے اس کے بت پرست ساتھیوں
کے پاس لکھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے آ چکے تھے
اور واقعۂ بدر پیش نہیں آیا تھا، کہ تم لوگوں نے
ہمارے ساتھ والے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)
کو پناہ دی ہے۔ ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تم
ضرور بالضرور ان سے جنگ کرو یا انھیں نکال باہر
کرو، ورنہ ہم سب تمھاری طرف چل پڑیں گے، تا آنکہ
تمھارے جوانوں کو قتل کر ڈالیں گے اور تمھاری
عورتوں کو قیدی بنا لیں گے۔ جب یہ پیغام
عبداللہ بن اُبی اور اس کے بت پرست ساتھیوں کو
پہنچا، تو وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
جنگ کے لیے اکٹھا ہو گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے ان سے
ملاقات کی اور فرمایا کہ تمھارے بارے میں قریش
کی دھمکیاں کافی آگے بڑھ چکی ہیں۔ وہ تمھیں اس سے
زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتے، جتنا کہ تم لوگ خود
اپنے آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہو۔ کیا تم لوگ
اپنے بیٹوں اور بھائیوں سے جنگ کرنا چاہتے ہو؟
جب ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم: أخرج إلينا في ثلاثين رجلاً من أصحابك، وليخرج منا ثلاثون حبراً، حتى نلتقي بمكان المنصف فيسمعوا منك، فإن صدقوك وآمنوا بك آمنا بك، فقص خبرهم، فلما كان الغد غدا عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالكتائب فحصرهم، فقال لهم: إنكم والله لا تأمنون عندي إلا بعهد تعاهدوني عليه، فأبوا أن يعطوه عهداً، فقاتلهم يومهم ذلك، ثم غدا الغد على بني قريظة بالكتائب، وترك بني النضير ودعاهم إلى أن يعاهدوه، فعاهدوه، فانصرف عنهم، وغدا على بني النضير بالكتائب فقاتلهم حتى نزلوا على الجلاء، فجلت بنو النضير، واحتملوا ما أقلت الإبل من أمتعتهم وأبواب بيوتهم وخشبها ....[1] الخ

یہ باتیں سنیں تو ان کا مجمع منتشر ہوگیا۔ ان باتوں کی اطلاع کفار قریش کو بھی ہوئی۔ پھر کفار قریش نے غزوۂ بدر کے بعد یہود کو لکھا کہ تمہارے پاس اسلحۂ جنگ بھی ہیں اور قلعے بھی ہیں۔ تم لوگ ہمارے ساتھ والے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے ضرور بالضرور جنگ کرو، ورنہ ہم تمہارے ساتھ ایسا ایسا معاملہ کریں گے اور ہمارے اور تمہاری عورتوں کے پازیب کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوسکے گی۔ جب ان لوگوں کے خط کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو بنو نضیر نے طے کرلیا کہ وہ آپؐ کے ساتھ بدعہدی کریں گے چنانچہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا کہ آپؐ اپنے تیس ساتھیوں کو لے کر ہماری طرف تشریف لائیں۔ ہم بھی اپنے تیس آدمیوں کے ساتھ آئیں گے اور فلاں جگہ جو جانبین سے بیچوں بیچ واقع ہے، ملاقات کریں گے پھر سب آپؐ کی باتیں سنیں گے۔ اگر ان لوگوں نے آپؐ کی تصدیق کردی اور آپؐ پر ایمان لائے تو ہم بھی آپؐ پر ایمان

---

[1] ابوداؤد السجستانی: سنن ابی داؤد، (کتاب الخراج والفئ والامارۃ) مطبع مجیدی، کانپور ۱۳۴۶ھ ۲/۶۷۔

لائیں گے (امام ابوداؤد کہتے ہیں) اس کے بعد (زہری نے) ان لوگوں کا پورا واقعہ بیان کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگلے دن لشکر لے کر اُن پر حملہ آور ہوئے، ان کا محاصرہ کیا اور اُن سے کہا کہ واللہ جب تک کہ تم لوگ کوئی معاہدہ نہیں کرتے، تم کو امان نہیں مل سکتی۔ ان لوگوں نے معاہدے سے انکار کیا۔ آپؐ نے اس دن اُن سے جنگ کی۔ اگلے دن آپؐ لشکر کے ہمراہ بنو قریظہ پر حملہ آور ہوئے اور بنو نضیر کو چھوڑ دیا۔ اور بنو قریظہ کو معاہدے کی دعوت دی۔ ان لوگوں نے معاہدہ کر لیا تو آپؐ ادھر سے پلٹ آئے اور لشکر کے ساتھ بنو نضیر پر حملہ آور ہوئے۔ ان سے جنگ کی یہاں تک کہ ان لوگوں نے جلاوطنی کی شرط پر صلح کر لی، چنانچہ بنو نضیر جلاوطن ہو گئے اور اپنے ساز و سامان، گھر کے دروازوں اور لکڑیوں میں سے جو کچھ اونٹوں پر بار کر سکتے تھے، اٹھا کر لے گئے۔

حافظ[۱] ابن حجر (ف ۸۵۲ھ) اور زرقانی (ف ۱۱۲۲ھ) کی تصریح کے مطابق ابن مردویہ (ف ۴۱۰ھ) اور عبد بن حمید (ف ۲۴۹ھ) نے بھی عبدالرزاق (ف ۲۱۱ھ) کی مذکورہ بالا سند سے اپنی اپنی

---

[۱] ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ۸/۳۳۳۔

کتابوں میں اس روایت کی تخریج کی ہے۔ زرقانی "شرح المواہب اللدنیہ" میں تحریر فرماتے ہیں:

روی ابن مردویہ[1] وعبد بن حمید بن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزہری، أخبرنی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن کعب، عن رجل من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کتب کفار قریش ... الخ[2]

ابن مردویہ اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے کہ عبد الرزاق نے معمر سے اور انھوں نے زہری سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن کعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے واسطے سے اطلاع دی کہ انھوں نے فرمایا کہ کفار قریش نے خط لکھا ... الخ

(باقی آیندہ)

---

[1] ابن مردویہ "الحافظ، الثبت، العلامۃ" تذکرۃ الحفاظ [illegible]

[2] محمد بن عبد الباقی الزرقانی، شرح المواہب اللدنیہ، [illegible]

منطق و فلسفہ
ایک علمی و تحقیقی جائزہ

جناب محمد اطہر حسین قاسمی بستوی

تعصب نے لیکن وہ ڈالے ہیں پردے — کہ ہم حق کا جلوہ نہیں دیکھ سکتے
جمی ہیں دلوں میں ارسطو کی رائیں — جو اب وحی اترے تو ایماں نہ لائیں
اب اس فلسفہ پر جو ہیں مرنے والے — شفا[1] اور مجسطی[2] کا دم بھرنے والے
ارسطو کی چوکھٹ پہ سر دھرنے والے — فلاطون کی اقتدا کرنے والے
وہ تیلی کے کچھ بیل سے کم نہیں ہیں — پھرے عمر بھر اور جہاں تھے وہیں ہیں

(مسدس حالی ص ۴۵)

آگے کے اشعار میں معقولیوں کی فضیلت و لیاقت کی حقیقت بیان کی جارہی ہے، اور بتایا جارہا ہے کہ وہ کس لائق ہیں اور کس لائق نہیں، نہ وہ دنیا کے ہیں نہ دین کے بلکہ وہ

---

[1] شفا بوعلی سینا کی کتاب کا نام ہے جو تمام فنون حکمت کو جامع ہے اور جس کی اٹھارہ جلدیں ہیں، منہ
[2] مجسطی علم ریاضی میں حکیم بطلیموس کی کتاب ہے جس کا نصیر الدین طوسی نے عربی میں ترجمہ کیا ہے، منہ

شستی وکاہلی اور فخر وغرور کے شایان شان ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں:

وہ جب کر چکے ختم تحصیلِ حکمت — بندھی سر پہ دستارِ علم وفضیلت
اگر رکھتے ہیں کچھ طبیعت میں جودت — تو ہے ان کی سب سے بڑی یہ لیاقت
کہ گر دن کو وہ رات کہدیں زباں سے — تو منوا کے چھوڑیں اسے اک جہاں سے
سوا اس کے جو آئے اس کو پڑھادیں — انھیں جو کچھ آتا ہے اس کو بتادیں
وہ سیکھی ہیں جو لولیاں سب سکھادیں — میاں مٹھو[۱] اپنا سا ان کو بنادیں
یہ لے دے کے ہے علم کا ان کے حاصل — اسی پہ ہے فخر ان کو بین الاماثل
نہ سرکار میں کام پانے کے قابل — نہ بازار میں بوجھ اٹھانے کے قابل
نہ جنگل میں ریوڑ چرانے کے قابل — نہ دربار میں لب ہلانے کے قابل
نہ پڑھتے تو سو طرح کھاتے کماکر — وہ کھوئے گئے اور تعلیم پاکر
جو پوچھو کہ حضرت نے جو کچھ پڑھا ہے — مراد آپ کی اس کے پڑھنے سے کیا ہے
مفاد اس میں دنیا کا یا دین کا ہے — نتیجہ کوئی یا کہ اس کے سوا ہے
تو مجذوب کی طرح سب کچھ بکیں گے — جواب اس کا لیکن نہ کچھ دے سکیں گے
نہ حجت رسالت پہ لاسکتے ہیں وہ — نہ اسلام کا حق جتا سکتے ہیں وہ
نہ قرآں کی عظمت دکھا سکتے ہیں وہ — نہ حق کی حقیقت بتا سکتے ہیں وہ
دلیلیں ہیں سب آج بیکار ان کی — نہیں چلتی توپوں میں تلوار ان کی
پڑے اس مشقت میں ہیں وہ سراپا — نتیجہ نہیں ان کو معلوم جس کا
گئیں بھول آگے کی بھیڑیں جو بٹیا[۲] — اسی راہ پہ پڑ گیا گلہ سارا

۱۔ میاں مٹھو طوطے کو کہتے ہیں اور میاں مٹھو بنانے سے ایسا پڑھانا مراد جیسا کہ طوطے کو پڑھاتے ہیں کہ الفاظ یاد کرلیتا ہے مگر سمجھتا کچھ نہیں، منہ

۲۔ بٹیا یعنی پگڈنڈی یعنی وہ راستہ جو کھلیانوں اور اونچی نیچی جگہوں میں نکالا جائے، منہ